لغات الحدیث

محمد ادریس السلفی قسط نمبر ١٠

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ صلی بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جدار اتخذہ قبلة فاقبلت بھمة تمر بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمازال یدارئھا و یدنومن الجدار حتی تظرت الی بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدلصق بالجدار و مرّت من خلفہ۔ (مسند احمد ١٩٦/٢۔ ابوداؤد ١٨٨/١)

عمرو بن شعیب اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی ایک دیوار کی جانب جسے قبلہ قرار دیا (یعنی سترہ بنایا) اتنے میں ایک چوپایہ آیا جو آپ کے سامنے سے گذرنا چاہتا تھا آپ برابر اسے روکتے رہے اور دیوار کے قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کا پیٹ (مبارک) دیوار سے لگ گیا اور چوپایہ آپ کے پیچھے سے گذر گیا۔

حدیث شریف میں لفظ "یدارئھا" درء مھموز اللام باب فتح سے مفاعلہ ہے۔ آیت مبارکہ "واذ قتلتم نفساً فادارأتم فیھا" یہ بھی مھموز اللام سے ہے اور عرب کا مشہور مقولہ "درء المفاسد اولی من جلب النعم" مفاسد کو ہٹانا نفع کے حصول سے زیادہ اچھا ہے اسی باب سے ہے۔ باب "دارہ مدارءۃ" اضداد میں سے بمعنی ایک دوسرے کو دفع کرنا دھکیلنا نرمی کا سلوک کرنا آتا ہے۔ (تاج العروس ٦٥/١)

اس حدیث پاک میں موجود کلمہ "یدارِئھا" (الھمزۃ بعد الراء) کو بعض نے یداریھا (الیاء بعد الراء) بھی پڑھا ہے بلکہ بعض روایات میں موجود ہے جب کہ امام خطابی فرماتے ہیں

ومن رواہ یداریھا (الیاء بعد الراء) غیر مھموز احال المعنی لانہ لاوجہ ھا ھنا للمداراۃ التی تجری مجری المساھلۃ فی الامور

اگرچہ بعض روایات میں یداریھا (الیاء بعد الراء) بھی آیا ہے لیکن اسے یدارِئھا (الھمزۃ بعد الراء) پڑھنا ہی اولی ہے۔

باب دارہ میں بعض اوقات ہمزہ کو یاء سے بدل کر بھی پڑھا گیا ہے حدیث پاک "کان لایداریَ ولایماری" کو کئی ایک جگہ روایات میں "کان لایداری ولایماری" پڑھا گیا ہے تاکہ یداری دوسرے کلمہ یماری کا ہم وزن ہو جائے۔

"یدارِئھا" کے ہمزہ کو یاء اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا بقاعدہ تسہیل (بین بین بعید) بھی درست ہے۔

قرین قیاس یہی ہے کہ تسہیل کی قراءت کو بعض رواۃ نے "یداریھا" (الیاء بعد الراء) نقل کردیا ہوگا۔

یداریھا (الیاء بعد الراء) باب دارن یداری مداراۃ سے بمعنی باہم نرمی کرنا۔ اس کا اصل دری (ضرب) ہے۔ لیکن باب مفاعلہ میں جانے کے بعد اس کو ہمزہ اور یاء دونوں سے پڑھا جاتا ہے جب کہ معنی میں فرق نہ ہوگا صاحب تاج العروس لکھتے ہیں

قال ابن الاحمر: المداراۃ فی حسن الخلق والمعاشرۃ تھمز ولاتھمز یقال دارئتہ وداریتہ۔ (تاج ۱/۶۵)

گویا بمعنی حسن خلق ھمزہ اور بدون ھمزہ دونوں طرح درست ہے۔ صاحب تسہیل رقمطراز ہیں۔ دارہ مدارہ ۃ، نرمی کا سلوک کرنا (ص ۱۹۰ المنجد ص ۲۱۰)

نوٹ:۔ اس طریق سند میں علماء کو کافی اختلاف ہے۔

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ یعنی عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص المدنی نزیل الطائف

اگر عن جدہ سے مراد محمد یعنی عمرو کا دادا ہو تو روایت مرسل ہے اور عن جدہ سے مراد شعیب کا جد اعلیٰ عمرو بن العاص ہو تو سند منقطع ہو گی۔ کیونکہ شعیب نے اپنے جد اعلیٰ عمرو کو نہیں پایا اور اگر جدہ سے مراد شعیب کا دادا عبداللہ ہے تو شعیب کا سماع اپنے دادا عبداللہ سے ثابت کرنا ہو گا۔

امام بخاری فرماتے ہیں

رائیت احمد و ابن المدینی وابن راھویہ واباعبید وعامۃ اصحابنا یحتجون بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ماترکہ احدمن المسلمین۔

دلیل سماع:۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ قال کنت عند عبداللہ بن عمرو فجاء رجل فاستفتاہ فی مسئلۃ فقال لی یا شعیب امض معہ الی ابن عباس فذکر الحدیث (رواہ الحاکم والدار قطنی تہذیب ۵۳/۸)

قال الدارمی والبخاری سمع شعیب من ابن عمرو وابن عمر و ابن عباس۔ (تہذیب ۵۰/۸)

دراصل شعیب کے والد محمد اپنے باپ عبداللہ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے اور پھر شعیب کی کفالت دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کی۔ اور یہ سلسلہ سند عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قابل قبول ہے۔